

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین لا کہوں درود و سلام ہوں حضرت محمد  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی آل پاک پر ۔

خداوند عادل نے اپنی سب سے پیاری مخلوق انسان کی  
ہدایت کے لئے رہبر بھیجے جنہوں نے انسان کو جہالت سے  
نکال کر شاہراہ ہدایت پر چلنا سکھایا مگر انسان ناسمجھ  
ہی رہا اور ہر دور میں انہی انسانوں میں سے ہی ان خدائی  
رہبروں کے دشمن نکل کر سامنے آتے رہے مگر یہ خدائی  
کاروان نہ کبھی رکا نہ رک سکے گا ۔

مگر کچھ انسان ایسے بھی تھے جنہوں نے سجدے میں سر  
کٹانا گوارا کیا مگر باطل کے سامنے جھکنے سے انکار  
کر دیا ، آج اگر انسان کی کچھ عظمت باقی ہے تو فقط  
انہیں کی عظیم کاوشوں کا ہی نتیجہ ہے ۔

جب انسان خدائی مشن پر عمل کرتا ہے  
تو باطل اس کے دشمن کے روپ میں اس کے سامنے  
رکاوٹ ڈالنے کے لئے آن کھڑا ہوتا ہے ۔ امام علی ابن ابی  
طالب علیہ السلام بھی ان خدائی رہبروں میں سے ایک ہیں ۔  
جن کے ہزار دشمن ہیں جنہوں نے صدیوں کوشش کی ان  
کے ذکر کو مٹانے کی ۔ نوی سالوں تک مسجدوں کے منبر  
و محراب ان پر کی گئی سب و شتم سے گونجتے رہے اور

تاریخ خاموش محو تماشہ تھی ، مگر تاریخ کچھ بھولتی نہیں وہ ہر کردار کو عیاں کر ہی دیتی ہے ۔ آج اگر انسانیت امام علی علیہ السلام کے سامنے گردن ادب سے جھکائے کھڑی ہے تو دوسری طرف تاریخ ان کے دشمنوں کے چہروں کے نقاب بھی نوچ کر انہیں بھی عیاں کر رہی ہے ۔

انہیں باطل پرستوں میں ایک معاویہ بن ابی سفیان ؟ بھی ہے جس کے نام کے ساتھ ایک سوالیہ نشان عبرت کا منظر پیش کرتا ہے۔

تاریخ کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک حدیث بھی سامنے آئی جو کافی وقت تک لاشعور میں دبے رہی کہ اچانک ایک دن میرے محترم چچازاد بھائی نے اس کو لاشعور کی گھرائیوں سے کھینچ نکالا اور اس حدیث کے متعلق سوال کیا اور اس کے حوالہ جات مانگے تو پھر سے اس حدیث پر غور کرنے کا موقع میسر آیا ۔ اسی دوران دل نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد کو بھی دیکھا جائے ۔

جب اسناد حدیث کو قریب سے دیکھا تو حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ یہ لوگ جو اس حدیث کو جھٹلاتے ہیں یہ کس دلیل سے اس حدیث کا انکار کرتے ہیں جبکہ اس کی جو مختلف اسناد ملتی ہیں ان میں اکثر معتبر ہیں اور ان کے راوی

حضرات ان کے ہی نزدیک ثقہ اور معتبر ہیں جو کہ اس حدیث کا انکار کرتے ہیں ۔

حیرت کی انتہا تھی کہ یہ لوگ کس طرح حق پر پردہ ڈال کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں ۔

اس دوران جو محنت اور جستجو کی اس کو ایک دوست کے کہنے پر تحریری طور پر سمیٹنے کا دل چاہا تو وہ جستجو اور راتوں کی تنہائی میں کی گئی محنت حاضر خدمت ہے اس امید کے ساتھ کہ

گر قبول افتد رہے عز

و شرف

میر ظہیر عباس روستمائی

2012/09/01

[Shianedaur.wordpress.com](http://Shianedaur.wordpress.com)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

# لَاذِلْ رَايْتُمْ مَعَاوِيَه

## عَلَى مَنِيْرٍ فَاَقْتُلُوْهُ

"جَب مَعَاوِيَه كَو مِيْرے مَنِيْر پَر دِيكھو تُو اِسے قَتْل  
كِر دِيْنَا"

الانساب سماعی ج 03 صفحہ 95 / میزان الاعتدال ج 2 صفحہ  
337 و ج 4 صفحہ 45 و ج 5 صفحہ 332 / تہذیب التہذیب  
عسقلانی ج 01 صفحہ 464 ج 2 صفحہ 285 / سیر اعلام  
النبلہ ج 3 صفحہ 149 / اکمال تہذیب الکمال ج 7 صفحہ  
189 / تاریخ دمشق ابن عساکر ج 59 صفحہ 155 / تاریخ  
بغداد خطیب ج 14 صفحہ 81 / لسان المیزان عسقلانی ج 4  
صفحہ 93 / تہذیب تہذیب الکمال الذہبی ج 7 صفحہ 178 /  
العلل امام احمد بن حنبل ج 1 جزء الثانی صفحہ 406 و ج 2  
جزء الرابع صفحہ 981 / مجروحین ابن حبان ج 2 صفحہ 163 /

الموضوعات ابن جوزی ج 2 صفحہ 265 / الصعفاء العقیلی ج  
2 صفحہ 58 / اللآلی المصنوعہ سیوطی ج 1 صفحہ 426 /

میزان عدل تو محشر میں لگے گا اور حق و باطل کا فیصلہ  
وہیں ہوگا ، مگر اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ پروردگار  
عالم نے حق کو اس دنیا میں بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے  
اور باطل کو مطلق مہلت دی ہوئی ہے ۔ ہاں یہ ہے کہ وہ باطل  
پرستوں کو ضرور کچھ مہلت عطا کرتا ہے کہ وہ راہ  
ہدایت کو پہچان لیں اور اس کے لئے اس نے اپنی راہ کو  
واضح کر رکھا ہے جسے حراط مستقیم کہا گیا ہے ۔ باطل  
نے اس سیدھے راستے کو ٹیڑھا کرنے کی ہزار کوشش  
کی ہے مگر حق کے سامنے اس نے ضرور اپنا سر جھکایا  
ہے ۔

باطل کا سب سے بڑا حرم تقلید آباد رہا ہے جس کو اپنا کر  
انسان نے ایک عظیم خدائی نعمت کا انکار ہی کیا ہے اور  
وہ نعمت ہے عقل ، عقل ہی انسان کو گمراہی کے  
اندھیروں سے نکال کر ہدایت کا رستہ دکھاتی ہے ۔ خود  
قرآن نے عقل و اہل عقل کی ثناء خوانی کی ہے

فَبَشِّرْ عِبَادَ - الَّذِينَ يَسْتَمْعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَ  
أَوَّلِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ -----

----- الزمر 17/18

ترجم:- آپ میرے بندوں کو بشارت سنا دو جو بات سنتے ہیں  
اور جو بات اچھی ہوتی ہے اس کی پیروی کرتے ہیں - یہی  
وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے ہدایت دی ہے اور یہی صاحبان  
عقل ہیں -

اسناد حیث :-

**سند نمبر 01**

ذکرہ الذہبی فی المیزان

عباد بن یعقوب عن شریک ، عن عاصم عن

زر ، عن عبداللہ

میزان الاعتدال 04/45

عباد بن یعقوب الرواحی ، شریک بن عبداللہ النخعی ، عاصم بن  
بہدلہ الکوفی ، زر بن حبیش الکوفی -

اہل سنت نے اس سند سے اس حدیث کو عباد بن یعقوب  
کی وجہ سے تنقید کا نشان بنایا اور رد کیا ہے - اگر اس

حدیث سے انکار کا سبب بنے والا یہ راوی ثقہ اور حدود  
ہوا تو؟ کیا پھر بھی یہ اس حدیث کے منکر ہی رہیں  
گے؟ جواب ہے ہاں کیونکہ ان لوگوں نے اپنے گرد ایک  
ایسا گھیرا قائم کیا ہوا ہے جو تقلید آباء کے اندھے و  
بلاجواز سلسلہ سے منسلک ہے۔ یہ اس دائرے سے باہر  
دیکھنے کے قائل ہی نہیں پھر چاہے وہ عدل و انصاف اور  
کتنا ہی پر دلیل ہی کیوں نہ ہو۔ آئم علم الرجال کی نظر  
سے آئیے دیکھتے ہیں اس راوی کے حالات کہ یہ ثقہ ہے؟  
اور کیا ان کی حدیثیں قابل قبول ہیں کہ نہیں۔ اور اس  
روایت میں آئے اور راویوں پر بھی ایک نظر۔

## عباد بن یعقوب الرواجنی

امام الذہبی نے عباد بن یعقوب کو صادق فی الحدیث کہا ہے  
اور لکھا ہے کہ ان سے امام بخاری، امام ترمذی، ابن ماجہ،  
ابن خزیمہ اور امام ابو داؤد نے احادیث کی تخریج کی ہے۔  
میزان الاعتدال 04/44، الجرح والتعديل للذہبی 249،  
تاریخ اسلام للذہبی 08/106، تقریب التهذیب 303،

لو ابو حاتم نے ان کے لئے کہا ہے کہ شیخ ثقہ ہیں ۔  
میزان الاعتدال 04/44 ، تہذیب التہذیب الکمال للذہبی  
05/59 ، تہذیب التہذیب عسقلانی 02/285 ، تہذیب  
الکمال المزی 14/177 ، التذکرۃ بمعرفۃ الرجال 02/806  
، تقریب التہذیب 303 ،

ابن خزیمہ نے بھی انہیں ثقہ کہا ۔  
میزان الاعتدال 04/44 ، تہذیب التہذیب الکمال 05/59 ،  
تہذیب التہذیب عسقلانی 02/285 ، تہذیب الکمال المزی  
14/177 ، اکمال تہذیب الکمال 07/189 ،

امام دارالقطنی نے بھی انہیں صدوق کہا ہے ۔  
میزان الاعتدال 04/45 ، تہذیب التہذیب عسقلانی  
02/285 ، اکمال تہذیب الکمال 07/189 ، المعنی  
01/467

**شریک بن عبد اللہ النخعی**



قال الذهبي "شريك بن عبدالم النخعي ، ابو عبدالم الكوفي  
القاضي الحافظ الصادق ، احد الائمة

ميزان الاعتدال 03/372 ،

انسے امام بخاری نے صحیح میں اور امام مسلم نے حدیث  
کی تخریج کی ہے اور دیگر اصحاب سنن نے بھی ان سے  
حدیث کی روایت کی ہے ۔

تہذیب الکمال المزی 12/475 ، کتاب المختلین العلوی

57

ابن سعد نے انہیں ثق کہا ہے

طبقات ابن سعد 08/500 ، اکمال تہذیب الکمال

06/246 ، کتاب المختلین العلوی 57 ، تہذیب التہذیب

مسقلنی 02/165

ابن معین نے انہیں حدود کہا ہے ۔

ميزان الاعتدال 03/373 ، تہذیب الکمال المزی 12/468

، کتاب المختلین العلوی 57 ، تاریخ بغداد 10/287 ،

تہذیب التہذیب مسقلنی 02/164 ، التذكرة بمعرف رجال

02/705 ، سير اعلام النبلاء 08/201 ، طبقات الحفاظ

للسيوطى 105 ،

عبداللہ بن المبارک کنفی کلہ ہے کہ کوفہ الو-رمی-سے حدیث  
میں بہتر شریک بن عبداللہ ہے ۔  
میزان الاعتدال 03/373 ۔ اکمال تہذیب الکمال  
06/246 الجامع فی الجرح والتعديل 01/373 ، تاریخ بغداد  
10/287 ، تہذیب التہذیب عسقلانی 02/164 ، سیر  
اعلام النبلاء 08/202 ،

ابو داؤد نے ثق کہا ہے۔  
اکمال تہذیب الکمال 06/246 ، الجامع فی الجرح والتعديل  
01/373 ، تاریخ بغداد 10/287 ،  
تہذیب التہذیب عسقلانی 02/165 ، الوافی بالوافیات  
للحفدی 16/87 ، سیر اعلام النبلاء 8  
213/ ،

امام نسائی کہتے ہیں کہ ان سے حدیث لینے میں کوئی حرج  
نہیں ۔  
الوافی بالوافیات للحفدی 16/87 ، سیر اعلام النبلاء  
8/202 ،

ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے ۔  
اکمال تہذیب الکمال 06/246 ، الثقات ابن حبان  
06/444 ، کتاب المختلطين العلائی 57 ، تہذیب التہذیب  
عسقلانی 02/165

علامہ علاؤ الدین الحنفی المتوفی 742 ھ نے لکھا ہے کہ  
ابو اسحاق الحربی نے اپنی تاریخ میں انہیں ثقہ لکھا ہے ۔ اور  
ابن القطان نے انہیں صدوق لکھا ہے ۔ وقال الحاكم في التاريخ  
البلدہ شريك احد اركان الفقه والحديث ۔  
اکمال تہذیب الکمال 06/247 ، تاریخ بغداد 10/287 ،  
تہذیب التہذیب عسقلانی 02/164

ابن شاہین نے انکا ذکر ثقات میں کیا ہے ۔  
اکمال تہذیب الکمال 06/246 ، تاریخ اسماء الثقات 169 ،

امام احمد بن حنبل نے انہیں "عادل ، صدوق اور محدث کہا  
ہے ۔

اکمال تہذیب الکمال 06/246 ، کتاب المختلطين العلائی  
57 ، تہذیب التہذیب عسقلانی 02/165 ، الوافی بالوافیات  
للحصفی 16/87 ، سیر اعلام النبلاء 8/209 ،

عجلی نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ " کوفی ثقہ ، وکان حسن الحديث "

الجامع فی الجرح والتعديل 01/373 ، کتاب المختلطين  
العلائی 57 ، تاریخ بغداد 10/286 ، تهذيب التهذيب  
عسقلانی 02/164 ، التذكرة بمعرفه رجال 02/705

ابو جعفر طبری نے انہیں عالم و فقیہ کہا ہے ۔  
کتاب المختلطين العلائی 57 ، تهذيب التهذيب عسقلانی  
02/165 ، تهذيب التهذيب عسقلانی 02/165

## عاصم بن ہاشم الكوفی

ان سے بخاری ، مسلم ، ابن حبان ، ابن خزیمہ ، ابو عوانہ ،  
حاکم ، دارامی اور دیگر نے حدیث کی تخریج کی ہے ۔  
تفريب التهذيب 294 ،

الحافظ المتقن جمال الدين ابی الحجاج يوسف المزی لکھتے ہیں  
ابن سعد نے ان کو ثقہ کہا ہے ۔

تہذیب الکمال المزی 13/476 ، تہذیب التہذیب عسقلانی  
2/250 ، اکمال تہذیب الکمال للذہبی 07/101 ، تاریخ  
دمشق ابن عساکر 25/225 ، المختلطين العلائی 77 ،  
امام احمد بن حنبل نے انہیں رجل صالح اور ثق کہا ہے ۔  
تہذیب الکمال المزی 13/476 ، تہذیب التہذیب عسقلانی  
2/250 ، تہذیب تہذیب الکمال للذہبی 05/06 ، التذکرۃ  
بمعرفۃ رجال 02/780 ، تاریخ دمشق ابن عساکر  
25/237 ، المختلطين العلائی 77 ،

ابن معین نے کہا ہے کہ ان سے حدیث لینے میں کوئی حرج  
نہیں۔

تہذیب الکمال المزی 13/476 ، تہذیب التہذیب عسقلانی  
2/250 ، تہذیب تہذیب الکمال للذہبی 05/06 اکمال  
تہذیب الکمال للذہبی 07/101 ، تاریخ دمشق ابن عساکر  
25/237

يعقوب بن سفيان نے انہیں ثق کہا ہے ۔

تہذیب الکمال المزی 13/477 ، تہذیب التہذیب عسقلانی  
2/250 ، الجامع فی الجرح والتعديل 1/419 ، تاریخ دمشق  
ابن عساکر 25/224 ،

ابو زرع نے انہیں ثق کہا ہے ۔

تہذیب الکمال المزی 13/477 ، تہذیب التہذیب عسقلانی  
2/250 ، تہذیب التہذیب الکمال للذہبی 05/06 ، تاریخ  
دمشق ابن عساکر 25/237 ،

ابو حاتم نے صالح کہا ہے ۔

تہذیب الکمال المزی 13/477 ، تہذیب التہذیب عسقلانی  
2/250 ، المختلطين العلائی 77 ،

امام نسائی نے کہا کہ ان سے حدیث لینے میں کوئی حرج نہیں  
۔

تہذیب الکمال المزی 13/478 ، تہذیب التہذیب عسقلانی  
2/250

ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے ۔

تہذیب التہذیب عسقلانی 2/251

ابن شاہین نے بھی ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے ۔

تہذیب التہذیب عسقلانی 2/251 ،

عجلی نے انہیں ثق کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ عثمانی تھے۔  
تہذیب التہذیب عسقلانی 2/250 ، تہذیب التہذیب الکمال  
للذہبی 05/06 ، التذکرۃ بمعرفۃ رجال 02/780 ، الجامع  
فی الجرح والتعديل 1/418 ، اکمال تہذیب الکمال للذہبی  
07/101

## زر بن حبیش الکوفی

ابو موسیٰ المدینی نے کبار تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے ۔  
اکمال تہذیب الکمال للذہبی 5/53

ابو نعیم اصفہانی نے ان کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا ہے ،  
حلیۃ الاولیاء 4/183

امام بخاری نے انکا ذکر کیا ہے ۔  
تاریخ الکبیر للبخاری 3/447

علام سیوطی نے ان کا ذکر کبار تابعین میں کیا ہے ۔  
طبقات الحفاظ 26 ،

ابن معین نے انہیں ثق کہا ہے ۔  
تہذیب الکمال المزی 09/336 ، تہذیب التہذیب عسقلانی  
01/627 ، تہذیب التہذیب الکمال للذہبی 03/283 ،  
التذکرۃ بمعرفہ رجال 01/508

ابن سعد نے کوفہ کے تابعین کے پہلے طبقہ میں ان کا ذکر  
کیا ہے اور کہا ہے کہ کثیر الحدیث اور ثق ہیں۔  
تہذیب الکمال المزی 09/337 ، تہذیب التہذیب عسقلانی  
01/627 ، الوافی بالوافیات للصفدی 14/127 ،

عجلی نے بھی انہیں ثق کہا ہے ۔  
تہذیب التہذیب عسقلانی 01/628 ، الجامع فی الجرح  
والتعديل 1/256

ابن جبان نے انکا ذکر ثقات میں کیا ہے ۔  
الثقات 4/271



جہاں تک علم الرجال کا تعلق ہے تو اس علم کی رو سے اس حدیث میں آئے سبھی راوی ثقہ ہیں اور انکی وثاقت کی تصدیق آئم اہل سنت نے کی ہے ۔ جن کا ہم نے یہاں ذکر کیا ہے اور حد درجہ کوشش کی ہے کہ حوالہ جات کتب اہل سنت سے دیں تاکہ کسی کو اعتراض نہ ہو ۔

## سند 2

علامہ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء ج 03 صفحہ 149 میں اس سند سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

حماد عن علی بن زید عن ابی نصرۃ عن ابی سعید

## حماد بن مسلم، مفتی بصرہ

ان سے امام بخاری ، امام مسلم ، ابن ماجہ نے حدیث کی تخریج کی ہے ۔

رجال صحیح مسلم 01/157 ، الرجال لابن ماجہ 170

قال امام احمد بن حنبل " اثبت الناس - - - - - "

اقوال امام احمد 01/298

قال الساجي " كان حافظا ثقّ مامونا"

تہذیب التہذیب عسقلانی 01/483

ابن سعد نے انہیں ثقّ کہا ہے ۔

تہذیب التہذیب عسقلانی 01/483

عجلی نے انہیں ثقّ ، رجل صالح اور حسن الحديث کہا ہے ۔

تہذیب التہذیب عسقلانی 01/483

ابن معین نے ان کے بارے میں کہا ہے کم ثقّ ہے

تہذیب الکمال المزی 7/262 ، تہذیب التہذیب عسقلانی

01/481

حجاج بن المنہال نے انہیں آئم دین میں شمار کیا ہے ۔

تہذیب الکمال المزی 7/263

قال ابو طالب حماد بن سلمہ اعلم الناس بحديث ۔

تہذیب التہذیب عسقلانی 01/481

## علی بن زید بن جدعان

علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ یہ تابعین علماء میں سے ایک ہیں اور جب خواجه حسن بصری کی وفات کا وقت ہوا تو انہوں نے ان سے کہا کہ اب آپ میری مجلس و مسند پر بیٹھنا ۔

میزان الاعتدال 05/156

امام تدمدی نے علی بن زید کے بارے میں کہا ہے کہ یہ حدود ہے ۔

میزان الاعتدال 05/156

## منذر بن مالک ابی نصرہ

امام بخاری نے ان سے اپنی صحیح ، القراءة خلف الامام اور الادب میں ان سے روایات کی ہیں اور یہ رجال امام مسلم میں سے ہیں ۔

رجال صحیح مسلم الاصفہانی 02/249

قال الذهبي في الميزان " المنذر بن مالك ، ابو حصرة العبدي  
البحري من ثقات التابعين -

ميزان الاعتدال 6/515 ، تذهيب تذهيب الكمال للذهبي  
09/103

ابن معين نے انہیں ثق کہا ہے -

ميزان الاعتدال 6/515 ، تذهيب الكمال المزى 28/510 ،  
تذهيب التذهيب عسقلاني 04/154 ،  
تذهيب تذهيب الكمال للذهبي 09/103 ، التذكرة بمعرفة  
رجال 03/1713 ،

ابن سعد نے بھی انہیں ثق کہا ہے -

ميزان الاعتدال 6/515 ، تذهيب الكمال المزى 28/510 ،  
تذهيب التذهيب عسقلاني 04/154 ، تذهيب تذهيب الكمال  
للذهبي 09/103 ، اكمال تذهيب الكمال 11/363 ،

ابن حزم نے انکو ثق کہا ہے

المحلى 01/93

ابن حبان نے انکا ذکر ثقات میں کیا ہے ۔  
میزان الاعتدال 6/515 ، تہذیب الکمال المزی 28/510 ،  
تہذیب التہذیب عسقلانی 04/154 ، تہذیب التہذیب الکمال  
للذہبی 09/103

ابن شاہین نے انہیں ثقہ کہا ہے ۔  
تہذیب التہذیب عسقلانی 04/155 ، اکمال تہذیب الکمال  
، 11/363

امام احمد بن حنبل نے بھی انہیں ثقہ کہا ہے ۔  
تہذیب التہذیب عسقلانی 04/155 ، اکمال تہذیب الکمال  
، 11/363

ابو زرعہ نے انہیں ثقہ کہا ہے ۔  
تہذیب الکمال المزی 28/510 ، تہذیب التہذیب عسقلانی  
04/154 ، التذکرۃ بمعرفہ رجال 03/1713 ،

امام نسائی نے انہیں ثقہ کہا ہے ۔

تہذیب الکمال المزی 28/510 ، تہذیب التہذیب عسقلانی  
04/154 ، تہذیب التہذیب الکمال للذہبی 09/103 ،  
التذکرۃ بمعرفۃ رجال 03/1713 ،

عجلی نے انہیں ثق کہا ہے ۔  
الجامع فی الجرح و التعديل 03/169

### سند نمبر 3

الامام ابی الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن جعفر ابن  
الجوزی المتوفی 597 ھ نے اپنی کتاب الموضحات ج 02  
صفحہ 264 میں اس سند سے اس حدیث کی روایت کی ہے

-

عبدالرزاق ، جعفر بن سلیمان ، علی بن زید ، ابی نصرہ ، ابی  
سعید

عبد الرزاق بن همام

ان سے امام بخاری ، امام مسلم ، ابو داؤد ، ترمذی اور دیگر نے حدیث کی تخریج کی ہے ۔

ابو زرع سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل نے کہا گیا کہ "رایث احدا احسن حدیثا من عبدالرزاق ؟ قال : لا ۔  
تہذیب الکمال المزی 18/57 ، میزان الاعتدال 04/346 ،  
سیر اعلام النبلاء 09/566

ابن معین کہتا ہے کہ اگر عبدالرزاق مرتد بھی ہو جائے (تو بھی وہ اتنا ثق ہے کہ) ہم ان کی حدیثوں متروک قرار نہیں دے سکتے ۔

میزان اعتدال 04/344 ، سیر اعلام النبلاء 09/573 ،

علام ابن اثیر جزری کہتا ہے کہ  
عبدالرزاق امام احمد بن حنبل کے استاد تھے ۔  
تاریخ کامل 05/486 ،

ابو زرع کہتا ہے "عبدالرزاق احد من ثبت حدیث" ۔  
تہذیب الکمال المزی 18/57

عجلی نے انہیں ثقہ کہا ہے  
سیر اعلام النبلاء 09/566

يعقوب بن شبيب نے انہیں ثقہ کہا ہے -  
تہذیب الکمال المزی 18/58

ابن عدی نے انہیں ثقہ کہا ہے -  
تہذیب الکمال المزی 18/60

ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے -  
الثقات 08/412

### جعفر بن سلیمان

ان سے امام مسلم ، نسائی اور دیگر نے احادیث کی تخریج  
کی ہے -

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ ان سے حدیث لینے میں کوئی  
خرج نہیں -



تہذیب الکمال المزی 5/46 ، میزان الاعتدال للذہبی  
، 02/136

ابن معین نے انہیں ثق کہا ہے ۔

تہذیب الکمال المزی 5/46 ، میزان الاعتدال للذہبی  
، 02/136

ابو احمد کہتا ہے کہ " ولجعفر حدیث الصالح ، وروایات  
الکثیرۃ و—هو حسن الحدیث"  
تہذیب الکمال المزی 5/48

علی بن المدینی نے انہیں ثق کہا ہے ۔  
اکمال تہذیب الکمال 03/220 ،

عبدالرزاق نے انہیں فاضل اور سمعانی نے انہیں ثق کہا ہے ۔  
اکمال تہذیب الکمال 03/221 ،

.

اس حدیث میں آئے اور دو راوی **علی بن زید** ، **ابی نصرہ** کی وثاقت پر پہلے ہی گفتگو ہو چکی ہے جو اوپر لکھی جا چکی ہے ۔

## سند نمبر 4

الحسن بن سفیان ، اسحاق بن راہوی ، عبدالرزاق ، ابن عیینہ ، علی بن زید ، ابی نصرہ ، ابی سعید ۔

## الحسن بن سفیان

الحسن بن سفیان بن عامر بن عبدالعزیز ابن النعمان بن عطاء ابو العباس الشیبانی النسوی الحافظ صاحب المسند یہ اتنے ثق ہیں کہ کلام ہی نہیں ۔

تاریخ دمشق ابن عساکر 13/99 ، تاریخ الكامل ابن اثیر 06/490 ، الوافی بالوافیات للصفدی 12/22 ، سیر اعلام النبلاء للذهبی 14/157 ، لسان المیزان عسقلانی 03/52 ، طبقات الحفاط للسيوطی 308 ، طبقات الشافعی الکبری السبکی 02/210 ،

## اسحاق بن ابراہیم (راہویہ)

شاید ان کی عظمت کے لئے یہی کافی ہے کہ امام بخاری کے استاد ہیں اور انہیں کے کہنے سے صحیح بخاری لکھی گئی۔

الحافظ المتقن جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی لکھتے ہیں  
یہ آئم مسلمین اور علمائے دین تھے جنہوں نے حدیث وفقہ کو  
جمع کیا اور انکا حافظہ، صداقت، ورع و زہد مشہور تھا۔  
تہذیب الکمال المزی 02/373

## عبدالرزاق بن ہمام

ان کی وثاقت پر گفتگو ہو چکی ہے۔

## سفیان بن عیینہ

قال الذهبي سفيان بن عيينة الهارلي ، أحد الثقات الاعلام -  
ميزان الاعتدال 03/246

ابن حجر عسقلاني نے ان کے حالات میں لکھا ہے کہ  
ان سے امام محمد بن ادريس شافعي ، عبد الرزاق ، ابو  
نعيم ، فريابي ، طيالسي ، امام احمد بن حنبل ، يحيى بن معين ،  
امام بخاري کے استاد علي بن مديني ، ابن ابي شيبة ، ابن  
راہويہ ابو خيثم ، ابو بکر حميدى اور دسيوس آئمہ سے حديث  
کی روايت کی ہے  
تہذيب التہذيب 02/59

عجلی کہتا ہے کہ  
"كوفي ثقة ثبت في الحديث ، وكان حسن الحديث يعد من  
حکماء اصحاب الحديث "-

تہذيب التہذيب 02/59 ، تہذيب الکمال الذهبي  
04/81 ، تہذيب الکمال المزى 11/189 ، التذكرة بمعرفة  
الرجال 1/617 ، الجامع فى الجرح و التعديل 1/319 ،

قال الشافعي " لول مالک و سفيان لذهب علم الحجاز "-

تہذیب التہذیب 02/59 ، تہذیب التہذیب الکمال الذہبی  
04/81 ، تہذیب الکمال المزی 11/189 ، التذکرۃ بمعرفہ  
الرجال 1/617 ،

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں  
میں نے کسی فقیہ کو ان سے بڑھ کر قرآن و سنن کا عالم  
نہیں دیکھا ۔

تہذیب التہذیب 02/59

قال ابن سعد "کان ثقہ ، ثبتاً، کثیر الحدیث ، حجہ " ۔  
تہذیب التہذیب 02/59 ، اکمال تہذیب الکمال 5/412 ،

ابن مہدی ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ  
اہل حجاز میں ان سے بڑھ کر حدیث کا جاننے والا کوئی  
نہیں ۔

تہذیب التہذیب 02/59

ابن خرائش کہتا ہے ثقہ ہے ۔  
تہذیب التہذیب 02/59

ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے  
تہذیب التہذیب 02/59 ، اکمال تہذیب الکمال 5/412 ،

دارالقطنی نے انہیں ثق کہا ہے ۔  
الجامع فی الجرح و التعديل 1/320 ،

ابو حاتم نے ان کے لئے امام اور ثق کے الفاظ استعمال کئے  
ہیں۔

اکمال تہذیب الکمال 5/412 ،

اس سند میں آئے دو اور راویوں **علی بن زید** اور **ابی**

**نصرہ** کی وثاقت پر کلام ہو چکا ہے ۔

## سند نمبر 5

الحافظ ابن حجر عسقلانی نے بھی لسان المیزان جلد 04 صفحہ  
93 پر ذکر کیا ہے

منصور بن سلمہ ، سلیمان بن بلال ، جعفر بن محمد ، محمد بن علی ، جابر حبابی

## منصور بن سلمہ

منصور بن سلمہ بن عبد العزیز بن صالح ، ابو سلمہ الخزاعی البغدادی

قال امام احمد بن حنبل "ابو سلمہ الخزاعی من مشبئی بغداد"۔  
تہذیب الکمال المزی 28/531

یحییٰ ابن معین انہیں ثق کہا ہے ۔  
تہذیب الکمال المزی 28/531 ، تاریخ بغداد 15/79 ، سیر  
اعلام النبلاء 09/561 ، تہذیب التہذیب عسقلانی 04/157

امام دارالقطنی کہا ہے کہ ثق حفاظ میں سے ایک ہے ۔  
تہذیب الکمال المزی 28/532 ، تاریخ بغداد 15/79 ،  
تذکرۃ الحفاظ 01/358 ، سیر اعلام النبلاء 09/561 ،  
تہذیب التہذیب عسقلانی 04/157

ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے ۔  
تہذیب الکمال المزی 28/532 ، تہذیب التہذیب عسقلانی  
04/157

ابن سعد نے بھی انہیں ثقہ کہا ہے ۔  
تاریخ بغداد 15/80 ، طبقات الکبریٰ 09/348 ، تذکرۃ  
الحفاظ 01/358 ، سیر اعلام النبلاء 09/561

امام بخاری نے انکا ذکر کیا ہے ۔  
التاریخ الکبیر 07/ترجم 1502

ابن شاہین نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے ۔  
ثقات 300 ترجم 1264

ابو نعیم اصفہانی نے انہیں الحافظ الامام اور محدث بغداد کہا  
ہے  
تذکرۃ الحفاظ 01/358

**سلیمان بن بلال القرشی التیمی**



تاریخ الكبير للبخارى 04 / 04 ترجم 1763 ، تاريخ خليف بن  
خياط 448 ، رجال امام مسلم لابن منجويہ 01/266 ، سير  
اعلام النبلاء 07/425 ، شذرات الذهب 01/280 ، تذكرة  
الحفاظ 01/234 ، تقريب التهذيب 247 ،

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ ان سے حديث لينے میں کوئی  
خرج نہیں - یہ ثقہ ہیں

تهذيب الكمال المزی 11/374 ، سير اعلام النبلاء  
07/426 ، تهذيب التهذيب عسقلانی 02/86

یحییٰ ابن معین انہیں ثقہ صالح کہتا ہے -

تهذيب الكمال المزی 11/374 ، تاريخ دارمی 125 ترجم  
389 ، سير اعلام النبلاء 07/426 ، تذكرة الحفاظ  
01/234 ، تهذيب التهذيب عسقلانی 02/86

امام نسائی نے بھی انہیں ثقہ کہا ہے -

تهذيب الكمال المزی 11/374 ، سير اعلام النبلاء  
07/426

يعقوب بن شييبہ بھی انہیں ثقہ کہتا ہے -

تہذیب الکمال المزی 11/374 ، تہذیب التہذیب عسقلانی  
02/86

ابن سعد کہتا ہے کا کثیر الحدیث اور ثقہ ہیں ۔  
تہذیب الکمال المزی 11/375 ، طبقات الکبریٰ 07/598 ،  
سیر اعلام النبلاء 07/426 ، تذکرۃ الحفاظ 01/234 ،  
طبقات الحفاظ للسيوطی 72 ، تہذیب التہذیب عسقلانی  
02/86

ابن عدی نے انہیں ثقہ کہا ہے  
تہذیب التہذیب عسقلانی 02/87

ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے  
تہذیب التہذیب عسقلانی 02/86

ذہلی کہتا ہے کم حسن الحدیث ہیں ۔  
تہذیب الکمال المزی 11/375 ،

ابن شاہین نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے ۔  
ثقات 147 ترجم 439 ، تہذیب التہذیب عسقلانی 02/87

اس سند میں امام جعفر الصادق علیہ السلام اور امام محمد الباقر علیہ السلام کا ذکر ہوا ہے ۔

اس حدیث کی اور بھی اسناد ہیں جن پر تحقیق جاری ہے اور انشاء اللہ بہت جلد وہ بھی پیش کریں گے ۔